6۔پنچایت

منشی پریم چند

(1880ء۔۔۔1932ء)

ابتدائی حالات :

پریم چند کا اصل دھنپ ترائے تھا۔ ضلع بنارس کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے ۔والد منشی آجائیں بلال ڈاکخانہ میں ملازم تھے۔ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد ایک سکول میں مدرس ہوگئے۔ ۱۹۰۰ میں گورنمنٹ مڈل سکول سے سرکاری ملازمت کا آغاز کیا۔ ملازمت کے ساتھ ساتھ تعلیم حاصل کرنے کا سلسلہ جاری رکھا ۔چنانچہ ۱۹۱۹ میاں الہ آبادیونیورسٹی سے بی۔ اے کر لیا۔ ۱۹۲۱ میں ملازمت سے استعفی دے دیا اور مکمل طور پر علمی و ادبی کاموں میں مشغول ہوگئے۔ ۱۹۳۶ءمیں انجمنِ ترقی پسند مصنفین کے پہلے اجلاس کی صدارت کی اور اسی سال میں وفات پائی۔

اسلوب نگارش:

پریم چند نے اپنی تحریروں میں ہندوستان کی لحاظ میں بسنے والے مزدوروں اور کسانوں کی زندگی اور ان کے مسائل کامیابی کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ ان کے افسانوں میں نے کی تمام تر مشکلات کے باوجود بدی کے مقابلے میں غالب رہتی ہے۔ ان کی زبان سادہ انہوں نے مقامی واقعات اور حقائق کو موضوع بنا کر تحریروں میں مقامی رنگ پیدا کیا ہے۔ ان کی تحریروں کی بنیاد معاشرتی مسائل، نفسیاتی مطالعہ اور مشاہدہ پر ہے۔ انکے کردار زیادہ مثالیں ہیں جن میں تنوع پایا جاتا ہے انہوں نے تقریبا ہر عمر اور پیسے سے متعلق کردار پیش کی ہیں۔

تصانیف:

ClassNotes, Inc. © 2020

پریم چند کا شمار اردو کے اولین افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے ۔ان کے افسانوں کے مجموعوں میں:" سوزِ وطن "،"پریم پچیسی"، "پریم چالیسی"، "زادِراہ" اور" واردات "زیادہ اہم ہیں۔ انہوں نے افسانوں کے علاوہ ناول بھی لکھے ، جس میں: " میدانِ عمل"، " بازارِ حسن"، "گؤدان" کو زیادہ شہرت ملی۔

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بے اعتنائی کرنا	توجہ نادینا	تحصیلِ علم	علم کا حاصل کرنا
خاطرداریاں	خدمت کرنا	خواجہ خضرکی حیات	لمبی عمر
زانوئے ادب تہ کرنا	مؤدب بیٹھنا	سبزباغ دکھانا	جھوٹا وعدہ کرنا
شانِ فضیلت	بڑائی کی شان	کامل	پورا
کھیوے کرنا	پھرے لگانا	مسند	گدی، تخت
وضع	طرز	ہبہ نامہ	وہ دستہ ویزجس پر کوئی چیزعطاء کرنے کا اقرار لکھا جائے

[redacted]

سبق کا خلاصہ

یہ افسانہ منشی پریم چند کے نمائندہ افسانوں میں سے ایک افسانہ ہے۔ دوستی اور دشمنی سے قطع نظر انصاف کو اہمیت حاصل ہے ۔دیہات میں بسنے والے کسانوں اورمزدوروں کے کرداروں کے ذریعے انصاف اور سچائی کا درس دیا ہے ۔اس کے ساتھ ساتھ پنچایت کی اہمیت اور اس کے کردار پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ ہمارے دیہاتوں میں آج بھی پنچایت کا نظام رائج ہے ۔پنچایت ایسی بیٹھک کو کہتے ہیں جہاں گاؤں کے لوگ کسی متنازعہ مسئلہ کو حل کرنے کے لیے اکھٹے ہوتے ہیں۔

جمن شیخ اور الگو چودھری میں بہت یارانہ تھا ۔ایک دوسرے پر کامل بھروسہ تھا۔ دونوں کی دوستی کی وجہ کھیتی باڑی اور لین دین میں شراکت تھا ۔یہ اعتماد اس قدر پروان چڑھ چکا تھا کہ جب جمن فریضہ حج ادا کرنے کے لئے گئے تو اپنے گھر کے انتظامات علاقوں کے سپرد کر دیئے گئے۔ دوستی کا یہ سفر طالب علمی کے زمانے سے رواں دواں تھا۔

منشی پریم چند لکھتے ہیں کس منکی ایک بوڑھی بیوہ خالہ تھیں۔ جو بے اولاد ہیں اور تھوڑی سی ملکیت کی مالک تھیں ۔ انجمن اور اس کی بیوی نے اپنی خالہ کی خوب خاطر تواضع کرکے ملکیت اپنے نام منتقل کرا لیں۔ اس کے بعد پوری خالق کی نوبت یہاں تک آگئے کہ وہ لوگ ملک میں کو ترسنے لگی۔ انتہائی تنگ دستی

کے عالم میں بوڑھی خالہ نے جمن سی ماہوار خرچ کا مطالبہ کردیا۔ اس چمن میں جب اسے مرجانے کا طعنہ دیا تو بڑھیا نے پنجاب اکٹھی کر دی۔ شیخ جمن کو اندازہ نہیں تھا کہ پنچایت کا فیصلہ کس کے حق میں ہوگا۔

الگو چوہدری جوکہ جمن کے بچپن کے گہرے دوست اور ہم جماعت تھے اس پنچایت کے سرپنچ منتخب ہوئے۔ شیخ جمن کو ناز تھا کہ فیصلہ اس کے حق میں ہوگا۔ مگر جب الگو چودھری منصفکی کرسی پر بیٹھا تو اس نے دوستی نبھانے کی بجائے حق و انصاف کی بات ہیں اور فیصلہ بڑھیا کے حق میں سنادیا۔ اس پاداش میں اسے اپنے بچپن کے دوست کی دوستی سے ہاتھ دھونا پڑے مگر اس کا ضمیر مطمئن تھا کہ اس نے بی انصاف سے کام نہیں لیا ۔دوستی کی خاطر رکھنا ایمان نہیں بیچا۔ جن کے دل میں انتقام کی خواہش جنم لینے لگی۔ اتفاق سے بہت جلد انتقام کا موقع بھی مل گیا

الگو چوہدری نے میلے سے بیلوں کا ایک جوڑا خریدا ۔پنچایت کے ایک ماہ بعد ایک بیل مرگیا ۔دوسرا بیل اس نے سمجھو کو بیچ دیا ۔ حتی کہ بیل مرگیا۔ الگ چوہدری نے بیل کی رقم کا مطالبہ کیا تو جو حیلے بہانے اور ٹال مٹول کرنے لگا۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ پنجاب بیٹھیں تو اس وقت معاملہ پہلے معاملے کے برعکس تھا۔ اب منصب جمن اور مودی الگو چودھری صاحب دونوں کی دوستی دشمنی میں تبدیل ہو چکی تھی الگو چودھری کو دیکھا تھا کہ پنچایت کی آڑ میں جمن شیخ اپنی دشمنی کی قصر نکالے گا۔ مگر جب جمن شیخ انصاف کی کرسی پر بیٹھا تو اس احساس ہوا کہ ایک منصف کے لیے انصاف سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا وہ نہ تو ذاتی دشمنی کو مدِنظر رکھتا ہے۔ اورنہ دوستیاں

پالتا ہے۔ وہ صرف اور صرف دوستی سے کام لیتا ہے۔ چونکہ الگو چوہدری حق پر تھا اس لیے جمن شیخ نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا ۔یوں دونوں دوست پھر سے ایک ہوگئے۔

مرکزی خیال:

اس افسانے کا مرکزی خیال یہ ہے کہ جب کوئی انسان انصاف کی کرسی پر براجمان ہوتا ہے تو وہ انصاف کے معاملے میں ہر رشتے دار کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔ اس کے پیش نظر صرف اور صرف انصاف ہوتا ہے کوئی دوستی کوئی رشتے داری اسے انصاف کرنے سے روک نہیں سکتی۔ اگر وہ مصنف کی کرسی پر بیٹھ کر انصاف سے کام نہیں لے گا تو وہ دنیا میں بھی لعنت و ملامت کا شکار بنے گا اور آخرت میں بھی جوابدہ ہوگا دوستی نبھانے کے لئے انصاف سے پہلو تہی کسی طرح بھی زیب نہیں۔

[redacted]

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: جمن شیخ اورالگوچوہدری میں بڑایارانہ تھا۔ساجھے میں کھیتی ہوتی،لین دین میں بھی کچھ سانجھ تھی۔ایک کودوسرے پرکامل اعتمادتھا۔جمن جب حج کرنے گئے تھےتواپناگھرالگوکوسونپ کرگئے تھے۔اورالگوجب باہرجاتےتوجمن پراپناگھرچھوڑدیتے۔اس دوستی کاآغازاس زمانے سےہوا۔جب دونوں لڑکےجمن کے پدرِبزرگوارشیخ جمعراتی کےرو بروزانوئےادب تہ کرتے تھے۔الگو نےاستادکی بہت خدمت کی،خوب رکابیاں مانجھیں،خوب پیالےدھوئے۔ان کاحقہ دم نہ لینےپاتاتھا۔ان کےباپ پرانی وضع کےآدمی تھے۔تعلیم کےمقابلےمیں انہیں استادکی خدمت پرزیادہ بھروسہ تھا۔وہ کہاکرتے تھے:استادکی دعاچاہیے،وہ کچھ ہوتاہے،فیض سےہوتاہے۔اوراگرالگوپراستادکی دعاوں کےفیض کااثرناہوتاتواسےتسکین تھی کہ تحصیلِ علم کاکوئی دقیقہ اس کےفروگذاشت نہیں کیا۔

حوالہ متن: مصنف کانام: منشی پریم چند

سبق کانام: پنچایت

حل لغت: یارانہ: دوستی۔ساجھا:حصہ داری،شراکت۔کامل اعتماد: مکمل بھروسہ۔پدربزرگوار:قابلِ احترام۔ روبرو:آمنےسامنے۔زنوائےادب تہ کرنا:ادب سےبیٹھنا۔دم نہ لینا:وقفہ نہ کرنا۔وضع : شکل ، بناوٹ

سیاق وسباق:

اس سبق میں منشی پریم چندنےاس بات کی وضاحت کی ہےکہ دوستی اوردشمنی سے قطع نظرانصاف کواہمیت حاصل ہے۔ہمارےدیہاتوں میں آج بھی پنچایت کانظام رائج ہے۔پچایت اسی بیٹھک کوکہتے ہیں جہاں گاوں کےلوگ کسی متنازعہ مسئلےکوحل کرنے کےلیےاکٹھے ہوتےہیں۔جمن شیخ اور الگو چودھری میں بہت یارانہ تھا۔مگر جب الگو چودھری منصف کی کرسی پر بیٹھا تو اس نے دوستی نبھانے کی بجائے حق و انصاف کی بات کی ۔ اس پاداش میں اسے اپنے بچپن کے دوست کی دوستی سے ہاتھ دھونا پڑے مگر اس کا ضمیر مطمئن تھا کہ اس نے بے انصافی سے کام نہیں لیا۔کچھ عرصہ بعددوبارہ پنجاب بیٹھیں تو اس وقت معاملہ پہلے معاملے کے برعکس تھا اب منصب جمن اور ددی الگو پودھری صاحب دونوں کی دوستی دشمنی میں تبدیل ہو چکی تھی الگوچودھری کو اندیشہ تھاکہ پنچایت کی آڑمیں جمن شیخ اپنی دشمنی نکالے گامگر جب جمن شیخ انصاف کی کرسی پر بیٹھا تو اس احساس ہوا کہ ایک منصف کے لیے انصاف سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا وہ نہ تو ذاتی دشمنی کومدِنظر رکھتاہے۔اورنہ دوستیاں پالتاہے۔وہ صرف اورصرف دوستی سےکام لیتاہے۔چونکہ الگو چوہدری حق پرتھااس لیےجمن شیخ نےاس کےحق میں فیصلہ دےدیا۔یوں دونوں دوست پھرسےایک ہوگئے۔

تشریح:

اس پیراگراف میں مصنف نےجمن شیخ اورالگوچوہدری کےتعلقات اوردوستی کےبارےمیں بتایاہے۔جمن شیخ اورالگوچوہدری آپس میں دوست تھے۔ایک کودوسرےپرکامل بھروسہ تھا۔دونوں کی دوستی کی

وجہ کھیتی باڑی اور لین دین میں شراکت تھا ۔یہ اعتماد اس قدر پروان چڑھ چکا تھا کہ جب جمن فریضہ حج ادا کرنے کے لیے گئے تو اپنے گھر کے انتظامات الگو کے سپرد کر گئے تھے۔اورالگو کا بھی یہی حال تھا ۔جب بھی وہ باہرجاتا تواپنا گھر جمن پراپناگھرجمن کے حوالے کے جاتا ۔دوستی کایہ سفرطالب علمی کے زمانے سے رواں دواں تھا۔دونوں لڑکےجمن کےوالدمحترم کےہاں علم حاصل کرتےتھے۔اس دوران الگونےاپنےاستادکی بہت خدمت کی۔ انہیں تعلیم کےمقابلےمیں انہیں استاد کی خدمت پرزیادہ بھروسہ تھا۔وہ کہاکرتےتھے:استادکی دعاچاہیے،وہ جوکچھ ہوتاہے،استادکےفیض وکرم سےہوتاہے۔الگواس بات پرمطمئن تھاکہ اس نےعلم حاصل کرنےکےلیےکافی محنت سےکام لیاتھااوراس سلسلےمیں کسی قسم کی غفلت اورلاپرواہی سےکام نہیں لیا تھا ۔

حل مشقی سوالات

مختصر جواب دیں۔

(الف) جمن شیخ اور الگو میں دوستی کا آغاز کب سے ہوا؟

جواب۔ اس دوستی کا آغاز اس زمانے سے ہوا۔ جب دونوں لڑکے جمن کے پدرِ بزرگوار شیخ جمعراتی کے رو بروزانوئے ادب تہ کرتے تھے۔

(ب) شیخ جمن کی بیوی کا خالہ کی ملکیت کے ہبہ نامے کی رجسٹری کے بعد خالہ سے کیا سلوک کیا؟

جواب۔ شیخ جمن کی بیوی کا خالہ کی ملکیت کے ہبہ نامے کی رجسٹری کے بعد خالہ سے سلوک اچھا نہ تھا۔ وقت پر کھانا بھی نہ دیا جاتا تھا۔ رفتہ رفتہ سالن کی مقدار روٹیوں سے کم کر دی۔

(ج) الگو چوہدری کے پنچ مقرر ہونے پر شیخ جمن کیوں خوش تھا؟

جواب۔ الگو چوہدری چونکہ اس کا بچپن کا دوست تھا اس لیے شیخ جمن خوش تھا۔

(د) الگو چوہدری نے کیا فیصلہ سنایا؟

جواب۔ الگو چوہدری نے انتہائی تحکمانہ اور سنگین لہجے میں جمن کو مخاطب کر کے فیصلہ سنایا کہ زیادتی سراسر تمہاری ہے۔ کھیتوں سے معقول منافع ہوتا ہے۔ تمہیں چاہیے کہ کالہ جان کے ماہوار گزارنے کا بندوبست کرو۔ اس کے سوائے کوئی صورت نہیں۔ ورنہ توہبہ نامہ منسوخ ہوجائے گا۔

(ہ) الگو چوہدری کا فیصلہ سن کر شیخ جمن کا کیا ردِعمل تھا؟

جواب۔ جمن فیصلہ سن کر سناٹے میں آگیا۔ احباب سے کہنے لگا۔ بھئی اس زمانے میں یہی دوستی ہے کہ جو اپنے اوپر بھروسہ کرے، اس کی گردن پر چھری پھیر دی جائے۔

(و) الگو چوہدری نے سمجھو سیٹھ کو بیل کیوں فروخت کیا؟

جواب۔ چونکہ ایک بیل مرگیا دوسرا بیل اس نے سمجھو کو بیچ دیا۔ ایک اکیلا بیل کام نہیں کر سکتا تھا۔ اس لیے الگو چوہدری نے بیل بیچ دیا۔

(ز) سمجھو سیٹھ نے بیل کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب۔ سمجھو سیٹھ نے خریدے ہوئے بیل کے ساتھ بہت برا سلوک کیا۔ دن میں تین تین چار چار کھیوے کرتے۔ نہ چارے کی فکر تھی نہ پانی کی، بس کھیوں سے کام تھا۔

(ح) الگو چوہدری اور سیٹھ نے کونسا تنازعہ پنچایت کے سامنے پیش کیا؟

جواب۔ سمجھو سیٹھ کا بیل مرگیا تو اس نے الگو چوہدری کو بیل کی قیمت دینے سے انکار کر دیا۔ اس لیے دونوں میں تکرار ہوگئی اور مقدمہ پنچایت کے سامنے پیش کر دیا گیا۔

(ط) شیخ جمن نے فیصلہ سناتے ہوئے انصاف کے اصولوں کو کہاں تک پورا کیا۔

جواب۔ شیخ جمن نے بہت غور سے اور اپنی اعظیم الشان ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے فیصلہ سنایا۔ حق اور راستی انصاف کے اصولوں کو مکمل طور پر پورا کیا۔

2۔ سبق کو پیش نظر رکھتے ہوئے خالی جگہ پر کریں۔

جواب۔ (الف) جمن شیخ اور الگو چودھری میں بہت یارانہ تھا۔

(ب) جمن جب حج کرنے گئے تھے تو اپنا گھر الگو کو سونپ کر گئے۔

(ج) ان کے باپ پرانی وضع کے آدمی تھے۔

(د) شیخ جمعراتی خود دعا اور فیض کے مقابلے میں تازیانے کے زیادہ قائل تھے۔

(ہ) خالہ جان اپنے مرنے کی بات نہیں سن سکتی تھی۔

(ر) جمن نے وعدے وعید کے سبز باغ دکھا کر خالہ اماں سے وہ ملکیت اپنے نام کرالی تھی۔

(و) بوڑھی خالہ نے اپنی دانست میں تو گریہ وزاری کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔

(ز) جمن کو بھی اپنی اعظیم الشان ذمہ داری کا احساس ہوا۔

(ح) دوستی کا مرجھایا ہوا درخت پھر سے ہرا ہوگیا۔

3۔ سبق کو مدِنظر رکھ کر درست جواب کے سامنے (✓) لگائیں۔

جواب۔ (الف) الگو جب باہر جاتے تو جمن پر اپنا گھر چھوڑ دیتے۔ (✓)

(ب) الگو کے باپ نئے انداز کے آدمی تھے۔ (×)

(ج) الگو کی ایک بوڑھی بیوہ خالہ تھی۔ (✓)

(د) کئی دن تک بوڑھی خالہ لکڑی لیے آس پاس کے گاوں کے چکر لگاتی رہیں۔ (✓)

(ہ) جمن نے بڑھیا کو پیار بھری نظروں سے دیکھا۔ (×)

(و) شیخ جمن اپنی خالہ کو ماں کے برابر سمجھتے تھے۔ (×)

(ز) الگو قانونی آدمی نہیں تھے۔ (×)

(ح) ایک ایک سوال الگو کے دل پر ہتھوڑے کی طرح لگتا تھا۔ (✓)

(ط) پنچایت کے ایک ہفتہ بعد ایک بیل مرگیا۔ (×)

(ی) سمجھو سیٹھ منڈی سے تیل نمک لاد کر لاتے اور گاوں میں بیچ دیتے۔ (✓)

(س) رام دھن نے پہلا نام جمن کا سنا تو کلیجہ دھک سے ہوگیا۔ (×)

(ص) شیخ جمن کو پنچ بن کر اپنی ذمہ داری کا احساس ہوا۔ (×)

4۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیں۔

جواب۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ساجھا	حصہ داری، شراکت	رفتہ رفتہ	آہستہ آہستہ
زانوئے ادب تہ کرنا	شاگردی اختیار کرنا	صلح پسند	امن اور قانون ماننے والا

وضع	طرز، بناوٹ، شکل	تاحین حیات	زندگی بھر، عمر بھر
پنچ	ثالث، فیصلہ کرنے والا پنچایت کرنے والا		

5۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے مونث لکھیں۔

جواب۔

واحد	جمع	واحد	جمع
استاد	استانی	چودھری	چودھرائن
شیخ	شیخانی	بیل	گائے
سیٹھ	سیٹھانی		

6۔ اعراب لگائیں۔

جواب۔ زَانُوئے اَدَب۔ وَضَع۔ تَحصِیلِ علم۔ فِرِوَاگُزَاشت۔ پُرسِش۔ تَصفِیَہ۔ رُسُوخ۔ مَنطَق۔ تَحکِمانَہ۔ مُباحِثَہ

7۔ سبق کا خلاصہ لکھیں۔

جواب۔ سبق کا خلاصہ شروع کے صفحات پر دے دیا گیا ہے۔

8۔ عبارت کی تشریح کریں۔

جواب۔ **اقتباس:** الگو کو آئے دن عدالت سے واسطہ رہتا تھا۔ قانونی آدمی تھے۔ جمن سے جرح کرنے لگے۔ ایک ایک سوال جمن کے دل پر ہتھوڑے کی ضرب کی طرح لگتا تھا۔ جمن حیرت میں تھے کہ الگو کو کیا ہوگیا ہے۔ ابھی تو میرے ساتھ بیٹھا مزے مزے کی باتیں کر رہا تھا۔ اتنی دیر میں ایسی کایا پلٹ ہوگئی کہ میری جڑ کھودنے پر آمادہ ہے، اچھی دوستی نباہی۔

جرح ختم ہونے کے بعد الگو نے فیصلہ سنایا۔ لہجا نہایت سنگین اور تحکمانہ تھا۔ "شیخ جمن! پنچوں نے اس معاملے پر اچھی طرح غور کیا۔ زیادتی سراسر تمہاری ہے۔ کھیتوں سے معقول منافع ہوتا ہے۔ تمہیں چاہیے کہ کالہ جان کے ماہوار گزارنے کا بندوبست کرو۔ اس کے سوائے کوئی صورت نہیں۔ ورنہ توہبہ نامہ منسوخ ہوجائے گا۔"

جمن فیصلہ سن کر سناٹے میں آگیا۔ احباب سے کہنے لگا۔

"بھئی! اس زمانے میں یہی دوستی ہے کہ جو اپنے اوپر بھروسہ کرے، اس کی گردن پر چھری پھیر دی جائے۔"

اس فیصلے نے الگو اور جمن کی دوستی کی جڑیں ہلائیں۔

حوالہ متن: سبق کا نام: منشی پریم چند

سبق کا عنوان: پنچایت

حل لغت: آئے دن: ہر روز۔ جرح کرنا: بحث کرنا۔ کایا پلٹ ہونا: کچھ سے کچھ ہونا۔ جڑ کھودنا: تباہ کرنا۔ آمادہ: تیار۔ دوستی نبھانا: وفاداری کرنا۔ تحکمانہ: حکم والا۔ ہبہ نامہ: وہ دستہ ویز جس پر کوئی چیز عطاء کرنے کا اقرار لکھا جائے۔

اقتباس: اس سبق میں منشی پریم چند نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ دوستی اور قطع نظر انصاف کو اہمیت حاصل ہے۔ ہمارے دیہاتوں میں آج بھی پنچایت کا نظام رائج ہے۔ پنچایت اسی بیٹھک کو کہتے ہیں جہاں گاوں کے لوگ کسی متنازعہ مسئلے کو حل کرنے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں دوبارہ پنچاب بیٹھیں تو اس وقت معاملہ پہلے معاملے کے برعکس تھا اب منصب جمن اور مودی الگو چودھری صاحب دونوں کی دوستی دشمنی میں تبدیل ہو چکی تھی الگو چودھری کو دیکھا تھا کہ پنچایت کی آڑ میں جمن شیخ اپنی دشمنی کی قصر نکالے گا مگر جب جمن شیخ انصاف کی کرسی پر بیٹھا تو اس احساس ہوا کہ ایک منصف کے لیے انصاف سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا وہ نہ تو ذاتی دشمنی کو مدِنظر رکھتا ہے۔ اور نہ دوستیاں پالتا ہے۔ وہ صرف اور صرف دوستی سے کا لیتا ہے۔ چونکہ الگو چوہدری حق پر تھا اس لیے جمن شیخ نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ یوں دونوں دوست پھر سے ایک ہوگئے۔

تشریح: الگو کو آئے دن عدالت سے واسطہ رہتا تھا قانونی آدمی تھے جمن سے ذرا کرنے لگے 100 سال جمن کے دل پر ہتھوڑے کی ضرب کی طرح لگتا تھا حیرت میں تھے کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے اب تو یہ میرے ساتھ بیٹھا مزے مزے کی باتیں کر رہا تھا اتنی دیر میں ایسی کایا پلٹی کے میرے تے جڑ کھودنے پر آمادہ ہے اچھی دوستی نبھائی۔

جرا ختم ہونے کے بعد انہوں نے فیصلہ سنایا لہجہ نہایت سنگین اور تحکمانہ تھا شیخ جمن پنچوں نے اس معاملے پر اچھی طرح غور کیا زیادتی سراسر تمہاری ہے کھیتوں سے ماحول نفع ہوتا ہے تمہیں چاہیے کہ خالہ جان کے ماہوار گزارے کا بندوبست کرو اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں اگر تمہیں یہ منظور نہیں، توہبہ نامہ منسوخ ہوجائے گا۔ الگو کے سنائے گئے فیصلے نے جمن کے ہوش اڑا دیئے اور اتنی پرانی دوستی کی جڑیں ہلا کر رکھ دیں۔

9۔ ذیل میں مختلف محاوروں کو دو جملوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ درست کے آگے (✓) کا نشان لگائیں۔

جواب۔

(1) سبز باغ دکھانا: (الف) اکرم نے مجھے ملتان میں اپنے سبز باغ دکھائے۔ (×)

(ب) سیاسی لوگ عوام کو سبز باغ دکھا کر لوٹتے ہیں۔ (✓)

(2) زخم پر نمک چھڑکنا: (الف) سعد نے میرے بازو کے زخم پر نمک چھڑکا۔ (×)

(ب) آپ میرے زخم پر نمک چھڑکنے کی بجائے میری مدد کریں۔ (✓)

(3) بغلیں جھانکنا: (الف) علی میرے سوال پر بغلیں جھانکنے لگا۔ (✓)

(ب) کسی کی بغلیں جھانکنا بری بات ہے۔ (×)